شبِ برأت

احادیثِ شریفہ کی روشنی میں

از قلم

جناب حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب
مظاہری الٰہ آبادی دامت برکاتہم
سابق مدیر تحریر ماہنامہ مفتاح الخیر جلال آباد
مظفر نگر یوپی

+919598925006

باہتمام: غیاث حنفی نینی ۹۷۹۴۰۵۸۳۲۵

شب ِ برأت احادیث شریفہ کی روشنی میں

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد!

شب ِ برأت کی فضیلت وعظمت احادیث نبویہ علی صاحب الف الف تحیہ سے ثابت ہے۔ پھر بھی بعض لوگ اس کی فضیلت سے یہ کہہ کر انکار کرتے ہیں کہ جن احادیث شریفہ سے شب ِ برأت کی فضیلت ثابت کی جاتی ہے وہ حدیثیں یا تو ضعیف ہیں یا موضوع، اس لئے ان حدیثوں سے شب ِ برأت کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی، اولاً تو یہی محل غور ہے کہ باب شب ِ برأت کی فضیلت میں وارد ہونے والی ساری کی ساری حدیثیں ضعیف ہیں، لیکن، اگر یہ قضیہ تسلیم بھی کرلیا جائے تو بھی اس کی فضیلت پر کوئی فرق نہیں پڑتا، اس لئے کہ احکام (حلال و حرام) کے علاوہ فضائل وغیرہ میں کچھ شرائط کے ساتھ ضعیف حدیثوں کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ نیز حضرات محدثین کا اصول ہے کہ اگر ضعیف روایات مختلف سندوں سے مروی ہوں تو حسن لغیرہ کے درجہ میں پہنچ کر قابل استدلال ہوجاتی ہیں (۱) (اعلاء السنن، ص ۳۵، ج ۱۹) اور جب کسی ضعیف حدیث پر امت کا تعامل ہوجائے تو صحیح قول کے مطابق اس ضعیف پر عمل کیا جائے گا، یہاں تک کہ متواتر کے درجے میں ہوجاتی ہے، اس سے حکم قطعی کا منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ (فتح المغیث للسخاوی، ص ۱۴۰)

شب ِ برأت کی فضیلت کے ثبوت میں متعدد رسالے اور درجنوں مستقل کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، ان کے علاوہ تحقیقی مقالات ومضامین کی بھی ایک طویل فہرست ہے۔ مثلاً مضمون ''شب ِ برأت'' مولانا نعیم الدین صاحب، ''شب ِ برأت کی حقیقت'' مولانا دلاور حسین کملائی، ''شب ِ برأت اور اس کی حقیقت'' مولانا محمد صادق صاحب مبارکپوری، ''شب ِ برأت کی فضیلت اور اس کا تحقیقی جائزہ'' مولانا محمد اسعد قاسمی اعظمی وغیرہ یہ تحقیقی مضامین طبع ہوچکے ہیں اور مزید ہورہے ہیں۔

---

(۱) جب کہ ضعف راوی کے سوئے حفظ کی وجہ سے ہو، دیکھئے مقدمہ ابن صلاح ص ۳۵ اور تدریب الراوی، ۱/ ۹۰۔

آج کی مجلس میں ہم انہی مذکورہ بالا مضامین کو سامنے رکھ کر ماہِ شعبان المعظم کے مناسبت سے شب ِ برأت کے متعلق چند حدیثیں اور ان کا ترجمہ مع مختصراً تخریج نقل کرتے ہیں، یہاں شب ِ برأت سے متعلق ساری حدیثوں کا احاطہ کرنا مقصود نہیں، بلکہ صرف دس حدیثیں جو جلیل القدر صحابہؓ سے منقول ہیں نقل کی جاتی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شب ِ برأت میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں
اور چند افراد کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ِ الصِّدِّیْقِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰہُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ شَیْءٍ اِلَّا رَجُلٌ مُّشْرِکٌ اَوْرَجُلٌفِیْ قَلْبِہٖ شَحْنَآءُ (۱)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی شب آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور اس شب میں ہر کسی کی مغفرت کر دی جاتی ہے سوائے مشرک کے یا ایسے شخص کے جس کے دل میں بغض ہو۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَیْلَۃً فَخَرَجْتُ فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ظَنَنْتُ اَنَّکَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِکَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ

(۱) اخرجه البیهقی فی شعب الایمان رقم ۳۸۲۷، ج۳، ص۳۸۰، شرح السنة للبغوی، ج۴، ص۱۲۶. قال الهیثمی رواه البزار وفیه عبدالملك بن عبدالملك ذکره ابن ابی حاتم فی الجرح والتعدیل ولم یضعفه وبقیةُ رجاله ثقاتٌ، مجمع الزوائد ج۸، ص۶۵، وقال المنذری فی ترغیبه رواه البزار والبیهقی من حدیث ابی بکر ِ الصدیق رضی الله عنه بنحوه باسناد لا باس به. الترغیب والترهیب، ج۳، ص۴۵۹، وقال الالبانی لا بأس باسناده سلسلة الاحادیث الصحیحه، ج۳، ص۱۳۷.

شَعْبَانَ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ۔ (۱)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے پاس نہ پایا تو میں آپ کی جستجو میں نکلی، کیا دیکھتی ہوں کہ آپ جنت البقیع میں تشریف فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا (اے عائشہؓ) کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ خدا اور رسول تم پر زیادتی کر سکتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں، آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرماتے ہیں جس کی برکت سے سوائے چند افراد کے سب کی مغفرت ہو جاتی ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔ (۲)

---

(۱) رواہ الترمذی وقال حدیث عائشة لانعرفه الا من هذا الوجه من حدیث الحجاج وسمعت محمداً یضعف هذا الحدیث وقال یحیی بن ابن ابی کثیر لم یسمع من عروة وقال محمد والحجاج لم یسمع من یحیی بن کثیر. ترمذی، ج۱، ص۱۵۶، وابن ماجه، ص۱۰۰، مسند احمد ج۶، ص۲۳۸، شعب الایمان للبیهقی، ج۳، ص۳۷۹، فضائل الاوقات، ص۱۳۰، مصنف ابن ابی شیبه، ج۲، ص۳۳۷، شرح السنة للبغوی، ج۳، ص۱۲۶، منتخب مسند عبد بن حمید ص۳۳۷، مشکوٰة ص۱۱۴، قال الالبانی وجملة القول ان الحدیث بمجموع هذه الطرق صحیح بلاریب والصحة تثبت. باقل منها عددًا مادامت سالمة من الضعف الشدید، کما هو الشان فی هذا الحدیث الخ سلسلة الاحادیث الصحیحه. ج۳، ص۱۳۸، البانی کہتے ہیں: خلاصۂ کلام یہ ہے کہ یہ حدیث ان تمام طُرق کے سبب بلاشک وشبہ صحیح ہے اور صحتِ حدیث تو ان طُرق سے بھی کم سے ثابت ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ ضعف شدید سے سلامت رہے جیسا کہ اس حدیث کا معاملہ ہے (کہ اس کا ضعف شدید نہیں ہے، لہٰذا یہ تعدد طُرق کی وجہ سے صحیح ہے)

(۲) ابن ماجه، ص۱۰۱، شعب الایمان للبیهقی، ج۳، ص۳۸۲، فضائل الاوقات للبیهقی، ص۱۳۲، مشکوٰة ص۱۱۵، قال الالبانی فی تحقیقه للمشکوة باسناد ضعیف، فیه ابن لهیعة وهو ضعیف وقد اضطرب فی اسناده وفیه انقطاع ایضًا لما نص علیه المنذری لکن الحدیث قوی عندی لشواهده وقد ذکرتها فی تعلیقی علی رسالة الاخ محمد نسیب الرفاعی فی هذه اللیلة. مشکوٰة محقق، ج۱، ص۴۰۹۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات نظرِ رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ ور کے۔

عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَطَّلِعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى خَلْقِهٖ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔(۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ ور کے۔

عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ "اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللهُ اِلٰى خَلْقِهٖ فَيَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيُمْلِيْ لِلْكَافِرِيْنَ وَيَدَعُ اَهْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِهِمْ حَتّٰى يَدَعُوْهُ۔(۲)

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خداوند عالم اپنی مخلوق پر نظر رحمت ڈال کر مسلمانوں کی مغفرت ما دیتے ہیں، کافروں کو مہلت دیتے ہیں اور کینہ وروں کو ان کے کینہ کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں تاوقتیکہ وہ کینہ وری چھوڑ دیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ "يَطَّلِعُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

---

(۱) رواہ البیہقی فی فضائل الاوقات، ص۱۱۹، وقال محققہ عدنان عبدالرحمٰن اسنادہ حسن و رواہ البیہقی فی شعب الایمان، ج۳، ص۳۸۲، وقال وقد روینا ھذا من اوجہ وفی ذالک دلالۃ علی ان للحدیث اصلاً من حدیث مکحول و رواہ ابن حبان فی صحیحہ (ج۱۲، ص۴۸۱) وقال محققہ شعیب الارنؤوط حدیث صحیح بشواھدہ رجالہ ثقات الا ان فیہ انقطاعا مکحول لم یلق مالک بن یخامر ورواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر، ج۲۰، ص۹۱، وقال محققہ حمدی عبدالمجید السلفی قال شیخنا فی تعلیقہ علی رسالۃ لیلۃ النصف من شعبان ص۲، وھو حدیث صحیح لشواھدہ الکثیرۃ... فھذہ الطرق الکثیرۃ لا یشک من وقف علیھا ان الحدیث صحیح لاسیما و بعض طرقہ حسن لذاتہ، کحدیث معاذ وابی بکر رضی اللہ عنھما الخ قال الھیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر والا اوسط ورجالھما ثقات۔ مجمع الزوائد۔ ج۸، ص۶۵)

(۲) رواہ البیہقی فی فضائل الاوقات، ص۱۲۱، وفی شعب الایمان، ج۳، ص۳۷۱، وقال وھو ایضا بین مکحول وابی ثعلبۃ مرسل جیدٌ ورواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر (ج۲۲، ص۱۸۴) وقال محققہ قال شیخنا فی ظلال الجنۃ (۱/۲۲۴) حدیث صحیح ورجالہ ثقات غیر الاحوص بن حکیم فانہ ضعیف الحفظ کما فی التقریب فلعلہ یستشھد بہ فیتقوی بحدیث معاذ و تقدم (۲۰/۲۵۱) وبشواھدہ المتقدمۃ وغیرھا مما سبقت الاشارۃ الیہ قلت ذکر تلک الشواھد شیخنا فی سلسلۃ الاحادیث صحیحۃ۔ (رقم ۱۱۴۴)

اِلٰی خَلْقِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا لِاِثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَّقَاتِلِ نَفْسٍ۔"(۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت فرماتے ہوئے سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں (۱) کینہ ور۔ (۲) کسی کو ناحق قتل کرنے والا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "اِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللهُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ"(۲)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ سوائے مشرک اور کینہ ور کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "یَطَّلِعُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی عَلٰی خَلْقِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ کُلَّهُمْ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْمُشَاحِنٍ"(۳)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق پر نظر رحمت فرماتے ہوئے سوائے مشرک اور کینہ ور کے باقی سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔

---

(۱) مسند احمد، ج۲، ص۱۷۶ وذکرہ الھیثمی وقال فیہ ابن لھیعۃ وھو لین وبقیۃ رجالہ وثقوا، مجمع الزوائد، ج۸، ص۶۵ وذکر المنذری فی ترغیبہ (ج۳، ص۴۶۰) وقال رواہ احمد باسنادٍ لینٍ، قال البانی وھذا اسنادٌ لا بأس بہ فی المتبعات والشواھد، قال الھیثمی وابن لھیعۃ لین الحدیث وبقیۃ رجالہ وثقوا وقال الحافظ المنذری واسنادہ لین، ولکن تابعہ رشدین بن سعد بن حیی بہ اخرجہ ابن حیوۃ فی حدیثہ فالحدیث حسنٌ" سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ، ج۳، ص۱۳۶۔

(۲) رواہ البزار وقال الھیثمی فیہ ھشام بن عبدالرحمٰن ولم اعرفہ وبقیۃ رجالہ ثقات مجمع الزوائد، ج۸، ص۶۵۔

(۳) رواہ البزار، وقال الھیثمی فیہ عبدالرحمٰن بن زیاد بن العم وثقہ احمد بن صالح وضعفہ جمھور الائمہ، وابن لھیعۃ لین، وبقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد، ج۸، ص۶۵۔

شب ِبرأت میں ایک منادی کی نداء

عن عثمان بن ابی العاص عن النبی ﷺ قال "اذا کان لیلة النصف من شعبان، نادیٰ مناد، هل من مستغفر فاغفر له؟ هل من سائل فاعطیه؟ فلا یسال احد الا عطی زانیة بفرجها او مشرك"[1]

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں شب میں آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ ہے کوئی معافی مانگنے والا؟ جس کو میں معاف کردوں، ہے کوئی سوال کرنے والا؟ میں جس کی مرادیں پوری کروں پس اس شب میں ہر مانگنے والے کی (جائز) مرادیں پوری کی جاتی ہیں، مگر زانیہ عورت اور مشرک کی دعا نہیں سنی جاتی۔

شب ِبرأت میں آپ ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور شب بیداری کی

عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها فی حدیث طویل قال رسول الله ﷺ: اتانی جبرئیل علیه السلام فقال: هذه اللیلة لیلة النصف من شعبان ولله فیها عتقاء من النار بقدر شعور غنم کلب، لا ینظر الله فیها الی مشرك ولا الی مشاحن، ولا الی قاطع رحم ولا الی مسبل، ولا الی عاق الوالدین، ولا الی مدمن خمر ثم قال: "وسمعته یقول فی سجوده: اعوذ بعفوك من عقابك، واعوذ برضاك من منك جل وجهك لا احصی ثناء علیك انت کما اثنیت علی نفسك"

فلما اصبح ذکرتهن له فقال: یا عائشة! تعلمتهن: فقلت نعم، فقال: "تعلمیهن علمیهن فان جبرئیل علیه السلام علمنیهن، وامرنی ان اردهن فی السجود۔[2]

---

(۱) هذا حدیث حسن مقبول، اخرجه البیهقی فی شعب الایمان، ج۳، ص۳۸۳، رقم ۳۸۳۶، والسیوطی فی الدر المنثور، ج۶، ص۲۷، وعلی المتقی فی الکنز، ج۱۲، ص۳۱۳، رقم ۳۵۱۷۸، وابن رجب فی الطائف، ص۱۶۱۔

(۲) اخرجه البیهقی فی شعب الایمان، ج۳، ص۳۸۳۔ ۳۸۵، رقم ۳۸۳۷ وقال "هذا اسناد ضعیف وروی عن وجه آخر" فیقوی به، واورده المنذری فی الترغیب والترهیب فی لیلة النصف من شعبان، ج۲، ص۲۷۱ وفی صلة الرحم، ۱۲۲۰۴، ۱۲۳، ۲۳۰۴، ۲۳۹، والسیوطی فی الدر المنثور، ج۶، ص۲۷۔

ایک لمبی حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ آج شعبان کی پندرھویں شب ہے جس میں اللہ تعالیٰ قبیلہ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر اپنے بندوں کو آگ (یعنی عذاب جہنم) سے نجات فرمادیتے ہیں اور مشرک، کینہ ور، قطع رحم کرنے والے، بدسلوک، غرور سے زمین پر ازار گھسیٹ کر چلنے والے، والدین کے نافرمان، اور ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف نظر کرم نہیں فرمائیں گے۔''

اس کے بعد فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں یہ فرماتے سنا: ''اے اللہ! میں تیرے عفو وکرم کی طلب کے لئے تیرے مواخذہ کرنے سے پناہ مانگتا ہوں، میں تیری رضامندی کے لئے تیری ناخوشی سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! تیرے جلال و جمال کی قسم میں تیرے ہی پناہ دہی کا خوستگار ہوں اور مجھ سے ویسی حمد وثنا ناممکن ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔''

صبح کو میں نے آپ سے ان دعاؤں کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ دعائیں یاد کر لیں؟ میں نے کہا جی ہاں، تو آپ نے فرمایا: خود بھی یاد کرلو اور دوسروں کو بھی ان کی تعلیم دو کیونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ان دعاؤں کی تعلیم دی اور انہیں سجدے میں بار بار پڑھنے کو فرمایا۔''

عن علی بن ابی طالب، قال: قال رسول اللہ ﷺ: "اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها وصوموا نهارها فان الله ینزل فیها لغروب الشمس الی سماء الدنیا، فیقول: "الا من مستغفر فاغفرله، الا مسترزق فارزقه، الا مبتلی فاعافیه، الا کذا الا کذا، حتی یطلع الفجر۔"[1]

---

(۱) أخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة، باب ماجاء لیلة النصف من شعبان، رقم ۱۳۸۴، والبیهقی فی شعب الایمان بطریقین یقوی باحدهما الآخر (۳:۳۷۸، ۳۷۹، رقم ۳۸۲۲، ۳۸۲۳) غیر ان فی طریق قال بدل "المبتلی" "الا من سائل فاعطیه، الا کذا، حتی یطلع الفجر" وفی طریق آخر قال: "عن محمد بن عبدالله بن جعفر عن ابیه" ولم یذکر علیه واورده الخطیب ایضا فی مشکوة المصابیح ۱:۴۰۹، ۴۱۰، رقم ۱۳۰۸، والمنذری فی

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرھویں شب ہو تو رات کو نماز میں کھڑے ہو اور اگلے دن کا روزہ رکھو، اس لئے اس میں اللہ جل شانہ سورج غروب ہو جانے کے بعد آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں، اور فرماتے ہیں کہ ہے کوئی معافی مانگنے والا؟ جس کو میں معاف کردوں، ہے کوئی رزق مانگنے والا؟ جس کو میں رزق عطا کروں، ہے کوئی مصیبت زدہ؟ جسے میں عافیت دوں، اسی طرح طلوع فجر تک فرماتے رہتے ہیں کہ کیا کوئی فلاں چیز مانگتا ہے، کیا کوئی فلاں چیز مانگتا ہے (تاکہ میں اس کی مرادیں پوری کروں)

اللہ رب العزت ہمیں ان حدیثوں کو سمجھنے اور شب برأت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

(مفتاح الخیر جلد۔ ۳/شمارہ ۲۶/ ۲۰۰۵ء)

ماخوذ از متاع قلم صفحہ ۵۲ تا ۵۹

□□□

ماہ شعبان رمضان کا مقدمہ ہے

اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب کے ساتھ ماہ شعبان میں بھی برکت کی دعا فرمائی رجب کی طرح شعبان بھی رمضان المبارک کا مقدمہ ہے۔ بلکہ یہ تو رجب سے بھی زیادہ قریب ہے اسی لئے اسکی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں

الترغیب الترھیب ۲:۲۳۲، ۲۳۳. والدیلمی فی الفردوس ۱:۲۰۹، رقم ۱۰۰. والقرطبی فی تفسیرہ ۱۶:۱۲۷ عن الثعلبی والالوسی فی روح المعانی ۲۰: ۱۱۱. والمتقی فی الکنز ۱۲:۲۱۴، رقم ۳۰۱۶۶ والسیوطی فی الدر المنثور ۶:۲۶. والشرنبلالی فی المراقی ص ۲۱۹ وابن رجب فی اللطائف ص ۱۶۰.

کثرت سے روزہ رکھنے کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

شب برأت کا ثبوت

اس ماہ میں ایک رات ہے جسے شب برأت کے نام سے جانا جاتا ہے، جس کے معنی ہیں چھٹکارے کی رات، آج کل بعض نافہموں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ شب برأت کی کوئی حقیقت نہیں، پندرہ شعبان کے روزے کی سنیت ثابت نہیں، اسی طرح شب برأت میں قبرستان جانے والی روایات از حد ضعیف ہیں۔ وغیرہ وغیرہ، لیکن یہ باتیں صحیح نہیں ہیں۔ شب برأت کی حقیقت اور اس کا ثبوت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، اس دن کا روزہ اور آپ ﷺ کا قبرستان جانا بھی حدیث شریف سے ثابت ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ افراط تفریط ہر شی میں بری ہے، کوئی بھی چیز جب اپنی حد سے متجاوز ہو جائے گی تو اس میں خرابی کا پیدا ہونا لازم وضروری ہے۔

غلو خواہ کسی چیز میں بھی ہو ممنوع ہے

اسی طرح بعض لوگوں نے شب برأت میں بھی از حد غلو کر دیا ہے۔ مثلاً قبرستان جانا، اب اس میں اس طرح غلو ہو گیا ہے کہ لوگ جوق در جوق قبرستان جاتے ہیں اور قبرستان میں ایک میلے ٹھیلے کا سماں ہو جاتا ہے، البتہ یہ صحیح نہیں۔ اجتماعی طور پر وہاں جانا بھیڑ لگانا درست نہیں، آپ ﷺ نہایت چپکے سے جنت البقیع تشریف لے گئے کہ شریک فراش حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی بروقت احساس نہ ہوا، اس لئے فرادیٰ فرادیٰ بغیر کسی اہتمام کے رات کے کسی بھی حصہ میں قبرستان جانا چاہیے۔

رہا اس کے ثبوت کا مسئلہ تو یہ حدیث شریف سے ثابت ہے ایک طویل حدیث میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

> یا عائشة أكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله بل اتانی جبرئيل عليه السلام فقال هذه الليلة ليلة النصف من شعبان والله فيها عتقاء من النار بعدد شعور غنم كلب.

اے عائشہ! کیا تمہارا یہ خیال تھا کہ خدا اور خدا کا رسول تمہارا حق ماریں گے؟ (اصل بات یہ ہے کہ) جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ رات شعبان کی

پندرہویں رات ہے اور خداوند عالم اس رات میں بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے، جو قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

روایت مذکور سے معلوم ہوا کہ شب برأت کی فضیلت ثابت ہے، لہٰذا اس رات میں زیادہ سے زیادہ ذکر و تسبیحات کا اہتمام کرنا چاہئے۔

آتش بازی حرام ہے

اور اگر دعا و مناجات نہیں کرتا تو کم از کم اس مبارک رات میں گناہ تو نہ کرے، اس لئے کہ جس چیز کی اہمیت و فضیلت زیادہ ہوتی ہے، جس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے، اس میں گناہوں کا درجہ بھی اسی قدر بڑھ جاتا ہے، مثلاً رمضان المبارک میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا ہو جاتا ہے، تو اسی طرح ایک گناہ کا عذاب بھی اسی قدر بڑھنے کا مضر ہے تو اس لئے اس مبارک رات میں زیادہ سے زیادہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے، مگر ہماری بدقسمتی! کہ ہم نے اس مبارک رات کو بھی نہ بخشا جہاں اس مبارک رات کی اتنی اہمیت و افادیت ہے وہیں اس رات میں ہم نے عجیب عجیب واہیات و خرافات ایجاد کر لی ہیں۔ مثلاً آتش بازی، کہ اس رات میں خوب پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں، لاکھوں اور کروڑوں روپیوں کو آگ لگا دی جاتی ہے، اس رات میں پٹاخے بازی کی اصل حقیقت تو راقم کو بھی معلوم نہیں کہ یہ کب سے اور کہاں سے شروع ہوئی، البتہ اپنے علاقے کے بعض جاہلوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ اس رات میں روحیں اپنی اپنی قبروں میں آتی ہیں تو کہیں یہ روحیں گھروں میں بھی نہ گھس جائیں، اس لئے پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

شب برأت میں روحیں قبروں میں آتی ہیں بے اصل بات ہے

اولاً تو اس کی کوئی اصل نہیں کہ اس رات میں روحیں اپنی اپنی قبروں میں آتی ہیں۔ دراصل یہ رسم بد ابناء وطن سے ہمارے یہاں بھی آگئی ہے۔ ہندوؤں کے یہاں دیوالی میں پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں۔ یہ شب برأت میں اس ادھار کو بے باق کرتے ہیں۔ اس میں ایمان و عقیدے کی خرابی کے ساتھ ساتھ خود عقل بھی تو اس کی اجازت نہیں دیتی، پھر اخبارات میں ان پٹاخوں سے کتنے نقصانات ہوتے ہیں اس کا صحیح اندازہ کرنا مشکل ہے۔

بہر حال اس رسم بد پر سخت نوٹس کی ضرورت ہے ہر شخص اپنے اپنے گھر کا ذمہ دار ہے، بچوں کو سختی سے اس پر روک ٹوک کی جائے اور ان کے ذہن میں یہ بات بسائی جائے کہ یہ اسراف اور ناجائز وحرام ہے، اگر ہر شخص اپنی ذمہ داری سمجھ کر یہ فریضہ انجام دے تو بہت ممکن ہے کہ اس رسم بد کا سد باب ہو جائے۔

شب برأت میں چراغاں کرنا بدعت ہے

اسی طرح شب برأت کے موقع پر لوگوں نے یہ طریقہ بنا لیا ہے کہ مسجدوں میں، قبرستانوں میں، خوب خوب چراغاں کرتے ہیں، برقی لائٹیں مسجدوں اور قبرستانوں میں لگائی جاتی ہیں، قبرستانوں میں قلعی اور صاف صفائی کا اہتمام مہینوں پہلے ہونے لگتا ہے، مکانوں سے لے کر کھیت وکھلیان تک میں موم بتیاں روشن کی جاتی ہیں، جو دراصل ہندوؤں کی دیوالی کی نقل ہے اور سخت ناجائز وحرام ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ اس رسم کے بارے میں فرماتے ہیں۔

> علی ابن ابراہیم فرماتے ہیں کہ چراغاں اور روشنی کرنے کی ابتداء برامکہ سے ہوتی ہے، یہ لوگ آتش پرست تھے جب یہ مسلمان ہوئے تو انھوں نے یہ رسم اسلام میں داخل کر دی۔" (ماثبت بالسنہ، ص ۳۶۳)

بہر حال اس کی ابتداء جس نے بھی کی ہو جیسے بھی ہوئی ہو یہ فضول اور بیکار رسم ہے، جس میں دین اور دنیا دونوں کا نقصان عیاں ہے، اس لئے اس سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔

شب برأت کی شرعی حیثیت اور اسکا حکم

اسی طرح شب برأت میں حلوے مانڈے کی رسم کو تو اس طرح لازم وضروری قرار دے دیا گیا ہے کہ بغیر اس کے شب برأت کا تصور ہی نہیں ہوتا، ایک دو نہیں کئی کئی قسم کے حلوے پکتے ہیں اور پھر آپسی تبادلہ کا منظر تو قابل دید ہوتا ہے، ادھر سے ایک سینی ادھر جا رہی ہے تو دوسری طرف سے کوئی دوسرا لئے چلا آرہا ہے اور اس تبادلے کی سرگرمیاں بعد نماز مغرب ہی سے شروع ہو جاتی ہیں اور اس کی پابندی تو اس قدر ہوگئی یہ کہ بعضے غریبوں کو اپنی

عزت بچانے کے لئے قرض لے کر یہ رسم ادا کرنی پڑتی ہے اور کمال تو یہ ہے کہ اس کے جواز میں "پیٹ بھرو ملا، اور جیب بھرو صوفی" نے ایسے ایسے دلائل گڑھ رکھے ہیں کہ سوچ کر وجدان کو ہنسی آتی ہے، ایک ایسا ہی "مولوی" اپنی تقریر میں کہتا ہے۔ دیوبندی شب برأت میں چینی کھانے کو جائز کہتے ہیں، سوجی کھانے کو جائز کہتے ہیں، گھی کھانا بھی اس دن جائز، مگر اگر ان سب کو ملا کر حلوہ بنا کر کھایا جائے تو ناجائز، عوام بے چاروں کو کیا معلوم وہ ایسی باتیں سن کر پھول کر کُپا ہو جاتے ہیں اور ان تکبندیوں کو بہت بڑی دلیل سمجھتے ہیں۔

کئی سال قبل ایک دن میں نے ایک صاحب سے معلوم کیا کہ آخر یہ حلوے کیوں اتنے اہتمام والتزام سے پکائے جاتے ہیں، میرے اس سوال پر پہلے تو وہ متعجب ہوئے اور فرمایا مولانا ابھی تک آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ شب برأت میں حلوے کیوں پکتے ہیں، میں نے لاعلمی ظاہر کی تو بہت فخریہ انداز سے تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے فرمایا کہ غزوۂ احد میں حضور اقدس ﷺ کا دانت مبارک شہید ہو گیا تھا اس وقت آپ نے حلوہ تناول فرمایا تھا ہم اس سنت کی یاد میں حلوے پکاتے ہیں اور اس کا فاتحہ دلاتے ہیں۔ کیا آپ کو یہ سنت معلوم نہیں ہے؟

بہر حال میں سوال کر کے پھنس گیا تھا، اس لئے ان کی سننی پڑ رہی تھی اور وہ صاحب تھے کہ خاموش ہونا جانتے ہی نہیں تھے، بالآخر ان صاحب نے بہت دیر تک حلوے کا بیان و بکھان جاری رکھا اور اس کی سنیت ثابت کرتے رہے، اس وقت میں خاموش رہا کہ مجھے اس کی حقیقت معلوم نہیں تھی، ایک روز حضرت مولانا عقیل الرحمن صاحب کے سامنے تذکرہ آیا تو فرمایا حضرت مجدد تھانوی ؒ نے اپنے بعض مواعظ میں اس کا یہ تحقیقی جواب عنایت فرمایا ہے کہ جنگ احد تو ماہ شوال میں ہوئی ہے اور حلوہ پکایا جا رہا ہے ماہ شعبان میں آخر دونوں میں کیا جوڑ ہے۔ بس گڑھی ہوئی بات ہے۔

بہر حال اس کی کچھ اصل نہیں، یہ ایک رسم ہے اور ثواب سمجھ کر کرنا کھلی ہوئی بدعت ہے، اس سے احتراز ہر مسلمان کے لئے لازم و ضروری ہے۔ آج ہم نے ان لغویات و خرافات کو اس قدر سختی سے پکڑ لیا ہے کہ اصل حقیقت کا نام و نشان ملنا مشکل ہوتا ہے، حقیقت کو ہم نے روایات و خرافات میں گم کر دیا ہے، کسی نے خوب کہا۔

حقیقت روایات میں کھو گئی
یہ امت خرافات میں کھو گئی

اللّٰھم ارنا الحق حقا ارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه آمین۔ یارب العالمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(مفتاح الخیر جلد ۲۔ شمارہ ۱۳۔ ۱۴۔ ۲۰۰۴ء)

ماخوذ از متاع قلم صفحہ ۳۱۱ تا ۳۱۴

□□□